فضائل مدینہ اور مسجد نبوی کی زیارت کے آداب واحکام

تحریر

شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔ طائف

Maqubool Ahmed Maquboolahmad.blogspot.com
SheikhMaqboolAhmedFatawa islamiceducon@gmail.com
Sheikh Maqbool Ahmed salafi Off page 00966531437827

فضائل مدینہ اور مسجد نبوی کی زیارت کے آداب واحکام

مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوۃ سنٹر-شمالی طائف

مدینہ روئے زمین کی مقدس سرزمین ہے،اس کے مختلف اسماءہیں مثلاطابہ ،طیبہ ،دار،ایمان،دار ہجرہ وغیرہ۔عام طور سے اس شہر کو مدینہ منورہ کے نام سے جاناجاتاہے مگراس کااستعمال سلف کے یہاں نہیں ملتا۔ جب ہم مدینہ منورہ کہتے ہیں تواس سے تمام اسلامی ملک مرادلیاجائے گاکیونکہ اسلام نے ساری جگہوں کوروشن کردیا،اس لئےایک خاص وصف نبویہ سے مدینہ کو متصف کرنابہترہے۔اس کاپرانانام یثرب ہے،اب یہ نام لینا بھی منع ہے۔

احادیث رسول کی روشنی میں مدینہ نبویہ کے بے شمار فضائل ہیں چند فضائل پیش خدمت ہیں۔

☆مدینہ خیروبرکت کی جگہ ہے:والمدينةُ خيرٌ لهم لو كانوا يعلمون .(صحيح البخاري:1875)

ترجمہ:اور مدینہ ان کے لئے باعث خیروبرکت ہے اگر علم رکھتے۔

☆یہ حرم پاک ہے:إنها حرَمٌ آمِنٌ(صحيح مسلم:1375)

ترجمہ: بے شک مدینہ امن والا حرم ہے۔

☆فرشتوں کے ذریعہ طاعون اور دجال سے مدینے کی حفاظت: على أنقابِ المدينةِ ملائكةٌ ، لا يدخُلُها الطاعونُ ، ولا الدجالُ(صحيح البخاري:7133)

ترجمہ: مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں اس میں نہ تو طاعون اور نہ ہی دجال داخل ہو سکتا ہے۔

☆مدینے میں ایمان سمٹ جائے گا: إن الإيمانَ ليأْرِزُ إلى المدينةِ ، كما تأْرِزُ الحيةُ إلى جُحرِها.(صحيح البخاري:1876)

ترجمہ: مدینہ میں ایمان اسی طرح سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے بل میں سمٹ جاتا ہے۔

☆مدینہ سے محبت کرنا ہے: اللهمَّ حَبِبْ إلينَا المدينةَ كحُبِّنَا مكةَ أو أَشَدَّ(صحيح البخاري:1889)

ترجمہ: اے اللہ! مدینے کو ہمیں مکہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔

☆مدینہ میں مرنے والے کے لئے شفاعت نبوی: مَنِ استطاعَ أن يموتَ بالمدينةِ فلْيفعلُ فإني أشفعُ لمن ماتَ بها(السلسلة الصحيحة:1034/6)

ترجمہ: جو شخص مدینہ شریف میں رہے اور مدینے ہی میں اس کو موت آئے میں اس کی شفارش کروں گا۔

قابل صدر شک ہیں وہ لوگ جو مدینے میں ہیں یا اس کی زیارت پہ اللہ کی طرف سے بلائے گئے۔اس مبارک سرزمین پہ مسجد نبوی ﷺ ہے جسے آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تعمیر کیا۔اللہ کے رسول ﷺ

نے اس مسجد کی زیارت کا حکم فرمایا ہے: لا تُشَدُّ الرحالُ إلا إلى ثلاثةِ مساجدَ : مسجدِ الحرامِ ، ومسجدِ الأقصَى ، ومسجدي هذا(صحيح البخاري:1995)

ترجمہ: مسجد حرام، مسجد نبوی اور بیت المقدس کے علاوہ (حصول ثواب کی نیت سے) کسی دوسری جگہ کا سفر مت کرو۔

گویا ثواب کی نیت سے دنیا کی صرف تین مساجد کی زیارت کرنا جائز ہے باقی مساجد اور مقبروں کی زیارت کرنا جائز نہیں۔

البتہ جو لوگ مدینے میں مقیم ہوں یا کہیں سے بحیثیت زائر آئے ہوں تو ان کے لئے مسجد نبوی کی زیارت کے علاوہ مسجد قبا، بقیع الغرقد اور شہداء احد کی زیارت مشروع ہے۔

مسجد نبوی: مسجد نبوی کی بڑی اہمیت وفضیلت ہے حرم مکی کے علاوہ مسجد نبوی میں ایک وقت کی نماز دنیا کی دیگر مقامات میں چھے مہینے بیس دن سے برتر ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: صلاةٌ في مسجدي هذا خيرٌ من ألفِ صلاةٍ فيما سواهُ، إلا المسجدَ الحرامَ (صحيح البخاري:1190)

ترجمہ: میری اس مسجد میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے سوائے مسجد حرام کے۔

اسے حرم مدنی بھی کہتے ہیں۔اس میں ایک جگہ ایسی ہے جو جنت کے باغوں میں سے ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے : ما بين منبري وبيتي روضةٌ من رياضِ الجنةِ(صحيح مسلم :1390)

ترجمہ: میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

مسجد نبوی کی زیارت کے آداب:

(1) مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت دایاں پیر آگے کریں اور یہ دعا پڑھیں: أَعوذُ باللهِ العَظيم وَبِوَجْهِهِ الكَريم وَسُلْطانِه القَديم مِنَ الشّيْطانِ الرَّجيم ، بِسْمِ اللهِ، وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَى رَسُولِ الله، اللّهُمَّ افْتَحْ لي أَبْوابَ رَحْمَتِك.

(2) دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھیں، اگر یہ نماز ریاض الجنۃ میں ادا کریں تو زیادہ بہتر ہے اور خوب دعا کریں۔

(3) اس کے بعد رسول اکرم ﷺ پر نہایت ادب و احترام سے درود و سلام عرض کریں، سلام کے لئے یہ الفاظ کہنا مسنون ہیں: (السلام علیک أیھا النبي ورحمۃ اللہ و برکاتہ, صلی اللہ علیک و جزاک عن أمتک خیر الجزاء) پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر "السلام علیک یا ابا بکر! ورحمۃ اللہ و برکاتہ، رضی اللہ عنک و جزاک عن امۃ محمد خیراً" اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر "السلام علیک یا عمر بن الخطاب! ورحمۃ اللہ و برکاتہ، رضی اللہ عنک و جزاک عن امۃ محمد خیراً" کے ذریعہ سلام کہیں۔

(4) عورتوں کے لئے بکثرت قبروں کی زیارت جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکثرت قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے لیکن کبھی کبھار زیارت کر سکتی ہیں۔

(5) زائرین کے لئے زیادہ سے زیادہ مسجد نبوی میں ٹھہرنا، کثرت سے دعا و استغفار، ذکر و اذکار، تلاوت قرآن اور دیگر نفلی عبادات و اعمال صالحہ کرنا چاہیئے۔

(6) مسجد سے نکلنے وقت یہ دعا پڑھیں: بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

مسجد نبوی کی زیارت کرنے والوں کے لئے تنبیہات

/1 حجرہ نبوی کی کھڑکیوں اور مسجد کے دیواروں کو برکت کی نیت سے چھونا یا بوسہ لینا یا طواف کرنا جائز نہیں ہے بلکہ یہ سب بدعت والے اعمال ہیں۔

/2 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی مشکل کا سوال کرنا یا بیماری کی شفا کا سوال کرنا یا اسی طرح کی دیگر چیزوں کا سوال کرنا جائز نہیں ہے، یہ سب چیزین صرف اللہ تعالی سے مانگی جائیں گی، گذرے ہوئے لوگوں سے مانگنا اللہ کے ساتھ شرک اور غیر اللہ کی عبادت کرنا ہے۔

/3 بعض لوگ نبی کی قبر کی طرف کھڑے ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر مستقل دعا کرتے ہیں یہ بھی خلاف سنت ہے، مسنون یہ ہے کہ وہ قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالی سے مانگے۔

/4 اسی طرح آپ کی قبر کے پاس آواز بلند کرنا، دیر تک ٹھہرے رہنا، مخصوص دعا پڑھنا یا ہزار و لاکھ مرتبہ درود پڑھ کر ہدیہ کرنا خلاف سنت ہے۔

/5 بعض لوگ آپ پر درود و سلام بھیجتے وقت سینے پر یا نیچے نماز کی طرح ہاتھ باندھ لیتے ہیں جو کہ خشوع و خضوع اور عبادت کی ہیئت ہے اور یہ صرف اللہ کے لئے بجا ہے۔

/6موجودہ منبر نبی ﷺ کے دور کا نہیں ہے، گر ہوتا بھی تو اس سے برکت لینا یا ریاض الجنۃ کے ستونوں سے برکت لینا اور بطور خاص ان کے پاس نماز کا قصد کرنا جائز نہیں ہے۔

/7نبی ﷺ کے متعلق دنیا کی طرح سلام کی آواز سننے یا سلام کے وقت روح لوٹائے جانے کا عقیدہ رکھنا غلط ہے۔

بقیع الغرقد: جنت البقیع نام صحیح نہیں ہے، حدیث میں اس کا نام بقیع الغرقد آیا ہے۔ یہ اہل مدینہ کا قبرستان ہے اس میں تقریبا دس ہزار انصار و مہاجرین اور ازواج مطہرات مدفون ہیں مگر مرور زمانہ اور خاص کر بغل سے بہنے والا مہزور نامی نالہ کی وجہ سے معدودے چند کے کسی کی قبر کی پہچانی نہیں جاتی۔ بعض کتابوں میں بہت سی قبروں کی شناخت کی گئی ہے، یہ سب اندازے پہ منحصر ہیں۔ قبریں تو مٹی ہی ہیں کیونکہ اسلام نے قبروں کو اونچا کرنے، اس پہ چراغان کرنے، عمارت بنانے اور پختہ کرنے سے منع کیا ہے تاکہ اسے سجدہ گاہ نہ بنالیا جائے۔

بقیع الغرقد کی زیارت کے وقت شرعی آداب ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب میرے یہاں رات بسر کرتے تو رات کے آخری پہر بقیع جاتے اور یہ دعا پڑھتے:

السلام عليكم دارَ قومٍ مؤمنين . وأتاكم ما توعدون غدًا . مُؤَجَّلون . وإنا ، إن شاء الله ، بكم لاحقون . اللهمَّ ! اغفِرْ لأهلِ بقيعِ الغَرْقدِ (صحيح مسلم:974)

ہم بھی یہ دعا پڑھیں، اس کے علاوہ بھی میت کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کر سکتے ہیں۔ مگر دھیان رہے کہ اہل قبر کے وسیلے سے دعا کرنا، قبروں کے پاس تعظیماً ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا، اسے سجدہ یا طواف کرنا، وہاں نوحہ

کرنا، قبر والے کے لئے یا قبر کی طرف توجہ کرکے نماز پڑھنا، بطور تبرک قبر کی مٹی اٹھانا یا قبروں اور دیوار قبرستان کو چومنا چاٹنا اور اہل قبور کے ایصال ثواب کے واسطے درود، سورہ فاتحہ، چاروں قل، سورہ یسین اور سورہ بقرہ کی آخری آیات پڑھنا، یہ سارے امور ناجائز ہیں، اس لئے ہمیں ان کاموں سے ہر حال میں بچنا ہے۔

مسجد قبا: نبی ﷺ مکہ سے مدینہ ہجرت کے وقت اس مسجد کو بنایا تھا۔اس کی بھی بڑی فضیلت وارد ہے ۔چند احادیث دیکھیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ، رَاكِباً وَمَاشِياً، فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ(صحيح مسلم: 1399)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پیدل یا سوار ہو کر قباء تشریف لاتے اور دو رکعت (نماز نفل) ادا کرتے۔

وَعَنْ سَهْل بن حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم: «مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلَّى فِيهِ صَلاَةً كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ(صحيح ابن ماجه: 1168)

ترجمہ: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے گھر میں وضو کیا اور پھر مسجد قباء میں آکر نماز ادا کی تو اسے ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔

ان احادیث کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ ہمیں ہفتہ کے دن ہو یا جس فرصت ملے گھر سے وضو کرکے آئیں اور مسجد قبا میں نماز ادا کریں تاکہ عمرہ کے برابر ثواب پاسکیں۔ نماز کے علاوہ اس مسجد میں دیگر کسی مخصوص عبادت کا ذکر

نہیں ملتا۔اور یہ بھی یاد رہے کہ اہل مدینہ یازائرین مدینہ کے علاوہ کسی دوسرے مقام سے صرف مسجد قبا کی زیارت پہ آنا مشروع نہیں ہے۔

شہداء احد: مدینہ میں احد نام کاایک پہاڑ ہےاس کے دامن میں ہجرت کے تیسرے سال مسلمانوں اور قریش کے درمیان لڑائی ہوئی جو غزوہ احد کے نام سے مشہور ہے۔اس غزوہ میں ستر صحابہ کرام (64انصاری،6 مہاجر)شہید ہوئے۔انہیں اسی پہاڑی دامن میں دفن کیا گیا۔شہدائے احد میں سیدالشہداءحمزہ بن عبدالمطلب، مصعب بن عمیر،عبداللہ بن جحش،جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام،عمرو بن جموح،سعد بن ربیع،خارجہ بن زید،نعمان بن مالک اور عبدہ بن حسحاس رضی اللہ عنہم قابل ذکر ہیں۔

امام طبریؒ لکھتے ہیں کہ میدان احد میں قبلے کی طرف شہدائے احد کی قبریں ہیں،ان میں سے کوئی قبر معلوم نہیں سوائے حمزہ رضی اللہ عنہ کے۔

شہدائے احد کی زیارت اسی طرح کریں جیسے بقیع الغرقد کے تحت لکھا ہے۔جن باتوں سے منع کیا گیا ہے یہاں بھی ان باتوں سے گریز کریں اور یہ بات ذہن میں بٹھائیں کہ جبل احد پہ چڑھنا کوئی عبادت نہیں ہے نہ ہی وہاں کے درختوں،پتھروں اور غاروں میں کپڑے اور دھاگے باندھیں خواہ کسی نیت سے ہو۔

زائرین کے لئے تین اہم نصیحتیں

(1)مذکورہ بالا مقامات مقدسہ یعنی مسجد نبوی، نبی ﷺ کی قبر مبارک، حضرت عمر وابو بکر رضی اللہ عنہما کی قبروں،ریاض الجنۃ، مسجد قبا،بقیع قبرستان اور قبرستان شہداءاحد کے علاوہ مدینہ کے دیگر مقامات کی ثواب کی نیت سے زیارت کرنا شرعا جائز نہیں ہے خواہ مساجد ہوں مثلا مساجد سبعہ، مسجد جبل احد، مسجد قبلتین، مسجد جمعہ یا

مساجد عید گاہ وغیرہ خواہ کوئی تاریخی مقام مثلا میدان بدر یا بئر روحاء جسے بدعتیوں نے بئر شفانام دے رکھا ہے ۔اس لئے اپناوقت اور روپیہ پیسہ فضول خرچ کرنے سے بہتر ہے کسی مسکین کو صدقہ کردیں۔

(2)آپ کو اللہ تعالی نے شہر نبی ﷺ کی زیارت کا موقع عطا کیا۔اس پہ اللہ کا شکر بجالائیں ساتھ ہی نبی ﷺ سے ساری کائنات سے زیادہ حتی کہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرنے کا عزم مصمم کریں۔آپ ﷺ سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔محبت کی علامات میں سے ہے کہ آپ ﷺ کی سنت کا علم حاصل کیا جائے،اس پہ عمل کیا جائے اور دوسروں تک اس کو پہنچایا جائے۔اس مضمون کے ذریعہ زیارت کے جو آداب معلوم ہوئے اس پہ عمل کرنا اور اسے پھیلانا بھی حب نبی ﷺ میں داخل ہے۔

(3)اللہ کے یہاں کسی بھی عمل کی قبولیت کے لئے تین شرطیں ہیں،ہمیشہ انہیں ذہن میں رکھیں۔

پہلی شرط نیت کا خالص ہونا: نبی ﷺ کا فرمان ہے : بے شک اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔(بخاری)

دوسری شرط عقیدہ توحید کا ہونا: یعنی عمل کرنے والے کا اگر عقیدہ درست نہیں تو نیک عمل بھی قبول نہیں ہوتا۔اللہ تعالی کا فرمان ہے :وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (سورۃ الانعام)

ترجمہ: اور اگر بالفرض {انبیاء علیھم السلام } بھی شرک کرتے تو ان کے بھی کیے ہوئے تمام اعمال ضائع کردیئے جاتے۔

تیسری شرط عمل کا سنت کے مطابق ہونا: کیونکہ جو عمل نبی ﷺ کے سنت کے مطابق نہ ہو وہ بھی برباد کردیا جاتا ہے۔نبی ﷺ نے فرمایا:من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھورد(بخاری)

ترجمہ: وہ عمل جس پر میرا حکم نہیں، مردود ہے۔